بنک کا سود: جواز کی تلاش

بنک کے سود کو آپ قوم کی سرسبزی اور خوش حالی کا ذریعہ قرار دے کر مسلمانوں کو مشورہ دیتے ہیں کہ اگرچہ سود حرام ہے لیکن "دارالحرب" ہند میں جائز ہے نیز بنک کے سود میں تو کوئی حرمت ہی نہیں۔ وہ مفید ہے، ضروری ہے، اس کا سسٹم سرتاپا رحمت ہے، اس لیے مسلمانوں کو بنک اور کوآپریٹو سوسائٹیز سے بیش از بیش فائدہ اٹھانا چاہیے--- پھر فرماتے ہیں کہ آیہ "ومن یقرض اللّٰہ قرضا حسنا میں "قرض حسن" سے یہی "مفید قرض" مراد ہے--- اس کے سراسر رحمت ہونے میں کیا شبہ! دوسری دلیل یہ ہے کہ ربوٰ انسان کے نفس میں جن رذائل کو پیدا کرتا ہے--- وہ رذائل اس سود سے بالکل نہیں پیدا ہوتے--- تیسری بات یہ ہے کہ اب اس کے بغیر کوئی چارۂ کار بھی نہیں ہے اور "اضطرار" حرمت کو بھی حلت سے بدل دیتا ہے۔ آخری سہارا جس پر قدرتاً آپ کو سب سے زیادہ اعتماد ہے، چند علما اور بعض مذہبی انجمنوں کا فتویٰ ہے۔

اس مسئلے پر ترجمان القرآن کے گذشتہ اوراق میں کافی لکھا جا چکا ہے اور آیندہ بھی ان شاء اللہ کہا جائے گا۔ سردست مسلم صاحب سے ہم صرف اتنا ہی عرض کرتے ہیں کہ دینی تصورات اور اسلامی تعلیمات پر پوری بصیرت کے ساتھ غور کرنے سے پہلے جو لوگ قوم کی نمایندگی کے لیے اٹھ کھڑے ہوتے ہیں، وہ اس پر بڑا ہی ظلم کرتے ہیں۔ آیہ "قرضا حسنا" سے آپ نے جو فائدہ اٹھانا چاہا ہے، وہ تحریف معنوی کی نہایت کریہہ مثال ہے۔ مسلمانوں کی اجتماعی معصیت کو "حالت اضطرار" قرار دینا اور بنک کے سود کو ربوٰ کی حد سے خارج کرنا، روح اسلام سے انتہائی بے خبری اور عدم تدبر کا نتیجہ ہے۔ اسلام کا حال تو یہ ہے کہ مردے کو گھاس میں لپیٹ کر دفن کر دینا پڑتا ہے، مگر آنحضرت صلعم کفن خریدنے کے لیے قرض لینے کی اجازت نہیں دیتے اور آپ ہیں کہ سودی قرض کو رحمت قرار دے رہے ہیں، یا للعجب! رہا دارالحرب تو اب ایسا معلوم ہوتا ہے کہ دارالحرب اس لیے نہیں رہا کہ اس سے ہجرت کی جائے یا اس کو دارالاسلام بنانے کی جدوجہد کی جائے، بلکہ صرف اس لیے رہ گیا ہے کہ اس میں قیام کر کے شریعت کی ساری بندشیں اقوال فقہا کا سہارا لے کر توڑ ڈالی جائیں، اور "مسلم غیر مسلم" بن کر رہنے کے لیے جتنی سہولتوں کی ضرورت ہو، وہ سب فراہم کر لی جائیں۔ حیرت ہے ان پیشوایان دین پر جن کے ہاتھوں میں افتا کا قلم ہے یعنی خدا کی دی ہوئی وہ امانت جس کا مقصد ہی حدود اللہ کا قیام تھا، لیکن برے وقت کا کرشمہ دیکھیے کہ نگہبان خود ہی نقب لگا کر چوروں کو گھر میں گھس جانے کا اشارہ کر رہا ہے۔ کاش یہ لوگ اپنے اور غیر کے تصورات زندگی میں تمیز کرتے۔ اسلامی نظام حیات عملی حیثیت سے تو متروک و مہجور ہو ہی گیا ہے، اب کم از کم اس کو علمی و نظری حیثیت ہی سے زندہ رہنے دیجیے۔ دیو مغرب کو بھینٹ دینے میں آخر کہاں تک فیاضی و دریا دلی سے کام لیا جائے گا۔ (مقروض قوم، تالیف جناب مسلم بی اے پر تبصرہ از ص، ترجمان القرآن جلد ۱۲، عدد ۴، ربیع الثانی [illegible])